مال کمانے کے حلال ذرائع

مسلمان پر واجب ہے کہ وہ حصول مال میں صحیح اور غلط کے درمیان فرق کرے۔ روزی کمانے کے حلال ذرائع مندرجہ ذیل ہیں

۱- جائز کام: جیسے زراعت، تجارت، صناعت، نوکری اور ہنر وغیرہ۔ جائز کام کرنے سے انسان بیکاری سے بچا رہتا ہے اور اپنی توانائی کو تعمیری اور ترقی کے کاموں میں استعمال کرتا ہے۔ اللہ کے حکم کو بجالاتے ہوئے زمین میں پوشیدہ چیزوں کو بھی نکالتا ہے جیسے معدینات اور پٹرول وغیرہ۔

نبی کریم ﷺ اور آپ کے صحابہ کام کرتے تھے۔ حضرت ابو بکر اپنے ہاتھ سے کام کرکے اپنی ذات پر خرچ کرتے تھے جبکہ مسلمانوں نے خلافت کے امور کی انجام دہی کے لئے مکمل طور پر فراغت کا مطالبہ کیا تھا۔۔ حدیث میں ہے كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَّالَ أَنْفُسِهِمْ، وَكَانَ يَكُونُ لَهُمْ أَرْوَاحٌ، فَقِيلَ لَهُمْ: «لَوِ اغْتَسَلْتُمْ» (بخاری)

"حضور اکرم ﷺ کے صحابہ اپنے ہاتھوں سے مزدوری کرتے تھے اور ان کے جسم سے بو آتی تھی ان سے کہا گیا کہ کاش تم غسل کرتے"۔

۲-میراث: اس کے ذریعہ مالِ وراثت شریعت کے مقررہ اصولوں کے مطابق میت کے ورثہ تک منتقل ہو جاتا ہے۔

۳- ہبہ کرنا: اگر انسان اپنے مال کا کچھ حصہ کسی کو بلا عوض ہبہ کردے تو یہ ہبہ کی ہوئی چیز دوسرے کی ملکیت ہو جاتی ہے۔

۴-وقف کرنا: کسی چیز سے منفعت حاصل کرنے کا حق ہو لیکن نہ تو اسکی بیع کی جاسکے اور نہ ہی اس میں وراثت جاری ہو سکے۔ وقف کبھی کبھی اعزا و اقارب اور ان کے بعد فقراء کے لئے ہوتا ہے اور کبھی کبھی بھلائی کے کام کے لئے ہوتا ہے جیسے مسجد، مدرسہ یا اسپتال کی تعمیر یا اس کے علاوہ دوسرے رفاہی پڑوجیکٹ وغیرہ۔

۵-وصیت: وصیت یہ ہے کہ انسان اپنے مال کا کچھ حصہ کسی دوسرے کو وصیت کردے اور یہ وصیت تہائی مال سے زیادہ نہیں ہوگی اور وصیت کرنے والے کے مرنے کے بعد وہ شخص اس کا وارث ہو جائیگا۔

۶- مال غنیمت: یہ وہ مال ہے جو دشمنان اسلام سے جنگ کے نتیجہ میں حاصل کیا جاتا ہے۔ اللہ نے مال غنیمت مسلمانوں کے لئے حلال کیا ہے۔

۷-مال فئ: وہ مال غنیمت جو دشمنوں سے بلا قتال حاصل ہو۔ اس میں مسلمانوں کو کسی قسم کی مشقت نہیں اٹھانی پڑتی ہے۔

مال کمانے کے حرام ذرائع

۱-سود: اللہ تعالی نے سود کی تمام شکلوں کو حرام کیا ہے: ارشاد باری تعالی ہے ﴿ وَأَحَلَّ ٱللَّهُ ٱلْبَيْعَ وَحَرَّمَ ٱلرِّبَوٰاْ ﴿٢٧٥﴾ ﴾ (البقرة: ٢٧٥) "اللہ تعالی نے تجارت کو حلال کیا ہے اور سود کو حرام"۔

۲-ذخیرہ اندوزی: اسلام میں ذخیرہ اندوزی حرام ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا:«مَنِ احْتَكَرَ فَهُوَ خَاطِئٌ» (مسلم، ابوداود اور ابن ماجہ) "جس نے ذخیرہ اندوزی کی وہ گنہ گار ہے"۔

۳-ظلم کرنا: مسلمان کے لئے جائز نہیں ہے کہ وہ کسی کے مال پر زیادتی کر کے قبضہ کرے۔ اللہ تعالی فرماتا ہے:

﴿ وَلَا تَعْتَدُوٓاْ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ لَا يُحِبُّ ٱلْمُعْتَدِينَ ﴿١٩٠﴾ ﴾ (البقرة: ١٩٠)

"زیادتی نہ کرو کہ اللہ تعالی زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا ہے"۔

۴-رشوت: مسلمان جو مال رشوت سے حاصل کرتا ہے وہ حرام ہے اور اللہ کے نزدیک وہ گنہگار ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:«لَعَنَ اللَّهُ الرَّاشِيَ وَالْمُرْتَشِيَ» (ابوداود، ترمذی) "اللہ تعالی نے رشوت دینے والے اور رشوت لینے والے دونوں پر لعنت فرمائی ہے۔

۵-دھوکہ دینا: دھوکہ سے مال کمانا حرام ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا :«مَنْ غَشَّ فَلَيْسَ مِنَّا» (مسلم ابوداود۔ترمذی) "جس نے دھوکہ دیا اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں"۔ مسلمان پر واجب ہے کہ وہ شبہات سے دور رہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا :" مَنِ اتَّقَى الشُّبُهَاتِ فقد اسْتَبْرَأَ لِعِرْضِهِ وَدِينِهِ " (بخاری ومسلم) "جو شبہات سے بچ گیا اس نے اپنا دین اور اپنی عزت کو بچالیا"۔

مال کی سرمایہ کاری کرنا

ملک کی معیشت کو ترقی دینے، افراد کی معاشی حالت کو بہتر بنانے اور ان پریشانیوں کو کم کرنے میں- جن میں انسان مبتلا رہتا ہے- مال کی بڑی اہمیت ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تجارت اور دوسرا کام کرتے تھے اور اس کے ذریعہ اپنا مال بڑھاتے تھے۔ جب نبی کریم ﷺ نے اور آپ کے اصحاب نے مدینہ کی طرف ہجرت کی تو انہوں نے اپنا پورا مال مکہ میں چھوڑ دیا پھر آپ ﷺ نے انصار اور مہاجرین کو آپس میں بھائی بھائی بنایا۔ مہاجرین میں سے حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ اور انصار میں سے حضرت سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ کو بھائی بھائی بنایا۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے اپنا آدھا مال حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کو پیش کیا تو حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے اپنے بھائی سے فرمایا اللہ تعالی تمھارے مال اور اہل وعیال میں برکت عطا فرمائے، مجھے بازار کا راستہ بتا دیجئے پھر حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے انہیں بازار کا راستہ بتایا اور حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ بازار گئے اور تجارت شروع کر دی یہاں تک کہ آپ کے

پاس بے شمار دولت ہو گئی۔ آپ کا شمار مسلمانوں کے امیر ترین لوگوں میں ہونے لگا۔ وہ اللہ کے راستہ میں اپنا مال خرچ کرتے تھے۔

نبی کریم ﷺ نے حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے فرمایا«يَا عَمْرُو، نِعْمَ الْمَالُ الصَّالِحِ لِلْمَرْءِ الصَّالِحِ» (احمد)

"اے عمرو' حلال مال صالح آدمی کے لئے کیا ہی خوب نعمت ہے"۔

مال زراعت، صناعت اور بلڈنگ بنانے کے کاموں میں خرچ کیا جائیگا اور اس کے علاوہ دوسرے کاموں میں بھی خرچ کیا جائیگا جیسے زمین کو آباد کرنا اور انسان کی اصلاح کرنا وغیرہ۔ اگر مال حرام تجارت یا ایسے کام میں جس سے امت کا نقصان ہے لگایا جائے تو اسلام اس کی اجازت نہیں دیتا ہے۔